قسط ۳

## تبرکات و نوادر

# مشاہیر علماء کے خطوط

# مکاتیب طیب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند
بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

(۲۱) حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ سفر افریقہ سے واپس ہوتے ہوئے میں پاکستان میں دس بارہ دن کیلئے لڑکیوں اور بچوں سے ملنے کیلئے اترا تھا پانچ چھ دن کراچی میں چھوٹی لڑکی کے پاس قیام رہا۔ اور دو دن ڈیرہ غازی خان بڑی لڑکی کے یہاں ٹھہرا۔ دو دن لاہور کے احباب نے یاد فرمایا۔ روارو ی میں آنا ہوا وقت زیادہ نہ تھا۔ اور ویزا میں بھی گنجائش نہ تھی۔ واپسی میں عجلت حضرت والدہ صاحبہ قبلہ کی علالت کی وجہ سے تھی چنانچہ میرے پہنچنے کے پانچ چھ دن بعد ان کی وفات ہوگئی جناب نے محبت و شفقت سے دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ میں یاد فرمایا ہے۔ میری تمنا ہے کہ جلسہ کی شرکت کی سعادت حاصل کروں لیکن قبضہ کی بات نہیں۔ ویزہ ملنا ممکن ہوگا تو حاضری کی سعی کروں گا۔ ورنہ میری جگہ میری دعائیں شریک جلسہ ہیں گی جلسہ کی تاریخیں۔ مقامی مصالح ہی سے متعین ہونی چاہئیں کسی پر معلق نہ رہنی چاہئیں۔

سالم واسلم واعظم سلمہم سلام عرض کرتے ہیں حضرات اساتذہ و حاضرین مجلس کی خدمت میں سلام مسنون و استدعاء دعا عرض ہے۔ والسلام ۳ ۶/۹ ھ

---

(۲۲) حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون ایک عریضہ دیوبند سے بجواب گرامی نامہ پیش کرچکا ہوں۔ ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ کل ۲۳ ستمبر ۱۹۵۸ء کو الحمد للہ بعافیت کراچی پہنچا جلسہ کی تاریخ جناب نے کیا رکھی ہے۔ بواپسی مطلع فرمادیں

تاکہ اگر ممکن ہو اور ویزہ میں توسیع ہو جائے۔ تو اکوڑہ کا پروگرام بنا سکوں۔ یا ان تاریخوں میں پہنچنا ممکن نہ ہو۔ اور کسی قبل و بعد کی تاریخ میں ممکن ہو۔ تو آپ کی اجازت کے بعد حاضری کی اس میں سعی کروں گا۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام۔

محمد طیب از کراچی سولجر بازار مرز قلیچ بیگ سٹریٹ
امین منزل۔ کراچی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۸ء

---

(۲۳) حضرت المحترم زید مجدکم۔

سلام مسنون نیاز مقرون گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ جناب کا اور مجلس شوریٰ کا شکر گزار ہوں۔ کہ اس ناچیز کو یاد فرمایا۔ ورنہ میں تو خود ہی خواہشمند تھا۔ کہ اپنے بزرگوں اور دوستوں سے مل کر شرف حاصل کروں۔ گرامی نامہ آنے سے اس ارادہ میں مزید پختگی پیدا ہو گئی۔ میں آج ڈھاکہ جا رہا ہوں۔ وہاں سے انشاء اللہ تین دن میں واپسی ہوگی۔ واپس ہو کر پروگرام بنانا ہے۔ واپسی کے بعد پہلا کام پروگرام بنا کر اطلاع دونگا۔ واپسی کے بعد آٹھ دس دن کراچی میں قیام ہوگا۔ اور راستہ میں ایک دو جگہ اترنا ہے۔ اس طرح اندازہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن میں جناب تک پہنچ سکوں گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تاخیر اتنی ہو۔ کہ آپ ہی کی مقرر فرمودہ تاریخوں میں پہنچوں۔ مگر یقین سے نہیں عرض کر سکتا۔ بہر حال حتمی بات ڈھاکہ سے واپس پہنچ کر عرض کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

محمد طیب از کراچی سولجر بازار مرز قلیچ بیگ روڈ
امین منزل۔ کراچی۔ ۱۵ ؎ ھ

---

(۲۴) حضرت المحترم زید مجدکم۔

سلام مسنون نیاز مقرون آج ایک گرامی نامہ دستی نظر سے گزرا جس میں تذکرہ تھا۔ کہ احقر کے نام کوئی رجسٹری آنمحترم نے روانہ کی ہے۔ اور ابھی نہیں ملی تاہم مضمون پر اطلاع ہو گئی۔ دار العلوم حقانیہ کا جلسہ یکم نومبر کو ہے۔ احقر کا قیام اتنا طویل نہیں ہے۔ کہ یکم تک ٹھہروں۔ اس لئے جیسا کہ جناب تحریر فرمایا ہے۔ کہ کوئی پھر درمیانی تاریخ جو احقر مناسب سمجھے۔ اکوڑہ کیلئے رکھ لی جائے۔ اس لئے حسب تحریر جناب والا یہی قصد کر لیا گیا ہے۔ کہ اکوڑہ حاضری دے کر دیوبند پہنچوں۔ آج ڈھاکہ جا رہا ہوں۔ واپسی پر پروگرام بنا کر مطلع کروں گا۔ اور تعیین تاریخ کی اطلاع دوں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام

محمد طیب از کراچی سولجر بازار مرزا قلیچ بیگ روڈ۔ امین منزل
مکان سیٹھ عبد اللطیف باوانی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

(۲۵) محترم المقام زاد مجدکم

سلام مسنون۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ اس طویل فصل کے باوجود آپ دارالعلوم اور ماہنامہ دارالعلوم پر جو خصوصی توجہات مبذول فرماتے رہتے ہیں۔ ان پر بے ساختہ دل سے دعا و تحسین نکلتی ہے۔ خدام دارالعلوم اس کے لئے سراپا سپاس گذار ہیں۔ مسجد[1] کی تعمیر و تکمیل پر آپ کو جتنی بھی مبارک باد پیش کی جائے کم ہے — درحقیقت آپ کے ذریعہ سے یہ ایک بہت بڑا دینی کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائیں۔ اور آپ کے عزائم اور کاموں میں خیر و برکت بخشیں عرصہ سے پاکستان حاضری کا ارادہ ہے۔ مگر ویزہ کی قانونی مشکلات راہ میں سنگ گراں بنی ہوئی ہیں۔ دعا فرمائیے کہ حق تعالیٰ ان موانع کو دور فرما دے۔ اگر کسی وقت پاکستان میں حاضری کا موقع میسر آسکا۔ تو آپ کے یہاں بھی حاضری کی ضرور سعی کروں گا۔ خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔ والسلام۔ ۲۴ $\frac{۳}{۸۰}$ ھ

---

(۲۶) حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون۔ الحمد للہ بعافیت رہکر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء کو پاکستان پہنچ گیا تھا۔ والدہ سالم سلمہ بھی ساتھ ہیں جی چاہا کہ خط کے ذریعہ نصف ملاقات کا شرف حاصل کروں خدا کرے کہ مزاج سامی معہ متعلقین بعافیت ہو۔ میں مولانا عماد الدین[2] صاحب کا پتہ بھول گیا ہوں۔ اس لئے زحمت دیتا ہوں۔ کہ اگر ان کا پتہ معلوم ہو تو تحریر فرمادیں۔ نیز مولانا عزیر گل[3] صاحب کا پتہ بھی اگر معلوم ہو تو وہ بھی تحریر فرمادیں۔ کراچی میں پندرہ بیس دن قیام ہوگا۔ جواب سامی پتہ ذیل پر ارسال فرمایا جائے:

کراچی جمشید کوارٹرز بنگلہ نمبر ۳۵۶ . معرفت حاجی احمد موسیٰ گنگات

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اساتذہ دارالعلوم سے سلام مسنون فرمادیں۔ والسلام۔ ۴ $\frac{۱۲}{۸۱}$ ھ

---

[1] جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ۔ [2] مولانا عماد الدین انصاری مرحوم ہجرت کے بعد پشاور میں مقیم ہوئے۔ کچھ عرصہ البلاغ کے نام سے ایک ہفت روزہ نکالا اور کتب خانہ انصاریہ کے نام سے ایک مکتبہ بھی قائم کیا اس ہفت روزہ نے دارالعلوم حقانیہ کے ایک جلسۂ دستار بندی کے موقع پر ایک معیاری خاص نمبر بھی نکالا تھا۔ پشاور ہی میں وفات پائی۔ مولانا سعید الدین شیر کوٹی ان کے فرزند ہیں۔ صاحب مکتوبات کے مولانا انصاری سے گہرے دیرینہ مراسم تھے۔ [3] خادم، رفیق و تلمیذ خاص حضرت شیخ الہندؒ اس وقت آخری اسیر مالٹا ہیں خدا کے سایۂ عافیت کو قائم رکھے۔ (مدیر)

(۲۷) حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا جلسہ کی دعوت سے سرفراز ہوا۔ انشاء اللہ جلسہ میں حاضری ضرور ہوگی۔ ویزہ مل چکا ہے۔ اور اکوڑہ کا ویزہ جناب ہی کی زیارت کی وجہ سے لیا ہے۔ میں دو تین دن میں ڈھاکہ جانیوالا ہوں۔ وہاں دو چار دن لگیں گے۔ واپسی کراچی ہی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً یکم جون سے یہ سفر شروع ہوگا۔ درمیان میں چار پانچ جگہ اتر کر ایک ایک شب ٹھہرنا ہوگا۔ اندازہ یہ ہے کہ ۱۵ - ۱۶ جون تک اکوڑہ حاضری ہو سکے گی۔ صحیح وقت اور تاریخ کی اطلاع بعد میں دوں گا۔ جلسہ کی تاریخ معین ہو جانے پر اگر مولانا عزیر گل صاحب[۱] و مولانا نافع گل صاحب[۲] اور مولانا عماد الدین صاحب[۳] کو بھی مدعو کر دیا جائے۔ تو ان حضرات سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ ویزہ تو پشاور کا بھی مل گیا ہے۔ مگر وہاں سے کسی کا دعوت نامہ نہیں ہے۔ اکوڑہ ہی میں ملاقات ہوگی۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام۔ محترمی جناب قاری سراج احمد صاحب[۴] سلام مسنون فرماتے ہیں۔

از کراچی جمشید کوارٹرز ۳۵۶ ۱۵ $\frac{۱۲}{۸۱}$ھ

---

(۲۸) حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون۔ الحمدللہ بعافیت تمام اس طویل سفر کا دورہ کر کے کل لاہور پہنچ گیا ہوں۔ اور پرسوں ۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو انشاء اللہ دیوبند روانگی ہوگی۔ آج اخبار ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۳ء میں یہ خبر پڑھ کر فرحت ہوئی کہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں جامعہ حقانیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں عیسائیت پر پابندی پردہ کی تلقین وغیرہ کے بارہ میں تجاویز پاس ہوئیں۔[۵] اس خبر کے خلاف واقعہ ہونے کے ساتھ ساتھ خبر دہندہ کی بے بصیرتی بھی نمایاں ہے۔ میری شرکت جامعہ حقانیہ کے صرف ابتدائی تشبیہ

---

[۱] اسیر مالٹا، قافلۂ حریت کی آخری نشانی شیخ الہندؒ کے خادم خاص و جاں نثار۔ [۲] مولانا عزیر گل کے چھوٹے بھائی جید و محقق عالم سابق استاد دارالعلوم دیوبند پچھلے ماہ واصل بحق ہوئے۔ [۳] ابھی پچھلے شمارے کے نوٹ میں ان کا ذکر ہوا۔ [۴] لاہور کے ایک مشہور قاری قراءت و تجوید کے ایک مدرسہ کے نگران بھی ہیں۔

[۵] اس جلسہ دستار بندی کی آخری نشست میں ایک ایسی قرارداد بھی پاس ہوئی جس میں حضرت مدظلہ الگ تھے نہ اس میں شریک تھے نہ اسکی صدارت ہوئی تھی بعض اخبارات نے اجلاس میں حضرت کی شمولیت کی بناء پر صدارت بھی ان سے منسوب کردی۔ حضرت کی آمد پاکستان بہت سے اہل فتن کو کھٹکتی رہی اور غیروں سے زیادہ اپنوں کو

اجلاس میں ہوئی جس میں میں نے معجزات[۱] انبیاء پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں بھی میری صدارت نہ تھی۔ غالباً مولانا نصیر الدین صاحب[۲] صدر بنائے گئے تھے۔ اگلے دن گیارہ بجے میری روانگی پشاور ہوگئی۔ اس کے بعد کے جلسوں میں حاضری اور موجودگی ہی نہ تھی۔ چہ جائیکہ صدارت ہوتی نہ مجھے ان تجاویز کا کوئی علم ہے۔ اسقدر بے بنیاد اور خلاف واقعہ خبر شائع کرنے پر حیرت ہے۔ بالخصوص جبکہ اس خبروں سے ایک شخص مشتبہ اور مبتلا بھی ہوسکتا ہے۔ دوسرے دن علی الصباح تنظیم[۳] فضلاء دیوبند کا جلسہ تھا۔ جس کا تعلق جامعہ کے جلسوں سے کچھ نہ تھا۔ میں نے آج اس خبر کی تردید اخبارات کو بھیجدی ہے۔ اچھا ہوا کہ آپ کے دفتر کیطرف سے بھی اس کی تردید چلی جائے۔ اور جس پرچہ میں یہ تردید شائع ہو اس کے دو تین پرچے میرے پاس ہندوستان بھیجدئے جائیں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ جواب دیوبند ارسال فرمایا جاوے۔ سب حضرات کی خدمات میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام۔

از لاہور سمن آباد سخاوت منزل ۲ر جولائی ۱۹۶۲ء

---

**(۲۹)** حضرت المحترم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ نے شرف فرمایا۔ جو باعث تسلی و طمانیت ہوا۔ آنمحترم کی توجہ فرمائی کا بہت بہت کا شکر گزار ہوں۔ میرے سابقہ عریضہ میں جس گرانی کا اظہار کیا گیا تھا۔ وہ درحقیقت ۔۔۔۔۔ آپ کی اجازت یا ایماء سے اخبارات میں گئی ہوگی۔ اور وہی بات گرامی نامہ سے واضح بھی ہوئی کہ یہ رپورٹ آپ کے معائنہ اور اذن سے بالا بالا بھیجدی گئی۔ بہرحال اس گرامی نامہ سے تسلی ہوئی اور میں ان پرچوں کا منتظر رہوں گا جس کے ارسال فرمانے کی طرف گرامی نامہ میں ایماء فرمایا گیا ہے۔ حق تعالیٰ جناب کے مراتب بلند فرمائے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام ــــ عزیز سالم سلمہ الحمدللہ بعافیت ہیں۔ ان کا سلام قبول فرمایا جائے۔ جناب نائب مہتمم صاحب اور مولانا معراج الحق صاحب بھی اسوقت یہیں تشریف فرما ہیں۔ سلام کہتے ہیں۔ ۱۲/۲/۸۲ھ

---

لک طرح طرح کی قیل و حجت کرکے رکاوٹیں کھڑی کرتا رہتا۔ اس خبر سے اور بھی خطرات بڑھ سکتے تھے۔ اس لئے تصحیح ضروری تھی۔ ورنہ قرارداد دل کا نفس مضمون سے جو قطعی دینی اجتماعی اور متفقہ مسائل سے متعلق تھیں ــ عدم موافقت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ [۱] یہ تقریر کتابی شکل میں دارالعلوم سے شائع ہوئی۔ [۲] مشہور محدث و شیخ الحدیث شارح مشکوٰۃ مولانا نصیر الدین غورغشتی مرحوم۔ [۳] جلسہ دستار بندی کے دوران ایک خصوصی اجلاس تنظیم فضلاء دیوبند کا ہوا جس میں حضرت مدظلہ نے دارالعلوم دیوبند کی عظمت اور قدر و قیمت اور تنظیمی مسائل پر مؤثر خطاب فرمایا جو معجزات انبیاء نامی تقریر کے ساتھ ہی شائع ہوا۔ (س)

(۳۰) حضرت المحترم المکرم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون۔ مکرمت نامہ دستی نے سرفراز فرمایا۔ صاحبزادہ سلمہ[1] کی ملاقات مزید خوشی و مسرت کا باعث ہوئی۔ اس موقع پر پاکستان کی حاضری بلاکسی سابقہ منصوبہ اور ارادہ کے ہوئی۔ میری حقیقی بھانجی کے انتقال کا سانحہ اس فوری سفر کا باعث ہوا۔ اس لئے ویزہ بھی صرف کراچی کا لیا گیا۔ واپسی پر البتہ کراچی سے لاہور کا ویزہ حاصل کیا گیا۔ سفر میں کچھ بھی گنجائش ہوتی تو اکوڑہ حاضر ہوکر زیارت سے ضرور مشرف ہوتا۔ لیکن دارالعلوم کے بعض ضروری اور ہنگامی مشاغل کی وجہ سے فوری واپسی ضروری ہے۔ پرسوں انشاء اللہ اتوار کے دن دیوبند کو روانگی ہو رہی ہے۔ وہاں پہنچکر بعض طویل سفر پہلے سے طے شدہ ہیں۔ اس لئے پاکستان جلد واپسی نہ ہو سکے گی۔ لیکن اگر ایسی صورت پیدا ہوئی اور کوئی صورت جلد ہی عود کی نکلی تو جناب کو ضرور اطلاع دوں گا۔ مگر اسوقت اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ سالم سلمہ بھی جناب کی ملاقات اسٹیشن پہ[2] اور شفقت کا ذکر کرتے تھے۔ میں ہر حالت میں دعا کا محتاج ہوں سالم کی والدہ بھی ساتھ ہیں۔ وہ سلام عرض کرتی ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے سب بزرگوں اور حضرات اساتذہ کی خدمت میں نیاز مندانہ سلام عرض ہے۔ اس توجہ فرمائی اور صاحبزادہ سلمہ کو بھیجنے کی عزت افزائی پر شکر گزار ہوں۔ والسلام۔ ۱۴ $\frac{12}{82}$ ھ

لاہور، ملتان روڈ، نواں کوٹ۔ کاشانۂ قاسمی ۱۵۶

---

(۳۱) حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ تبریک حج کا شکر گزار ہوں۔ حق تعالیٰ مبارکباد دینے والے بزرگوں کو سلامت باکرامت رکھے۔ آپ ہی جیسے بزرگ فضلاء سے دیوبند کا نام روشن ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمادیں۔ اور آپکی علمی اور عملی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

آپ سے ملنا خود سعادت ہے۔ اور سعادت کا خواہاں کون نہیں۔؟ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" کل کراچی کے مقصد سے روانہ ہو رہا ہوں۔ دس پندرہ دن کراچی میں قیام رہے گا۔ دو چار دن ڈیرہ غازی خان اور دو ایک دن لاہور ویزا میں یہی تین مقامات درج ہیں۔ معلوم نہیں کہ نومبر میں ویزہ ملے یا نہ ملے۔ مل گیا تو جلسہ میں حاضری کی سعی کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ حضرات اساتذہ واراکین مدرسہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام۔ از دیوبند۔ ۳ $\frac{3}{27}$ ھ

(باقی آئندہ)

---

[1] اس موقع پر راقم الحروف دستی دعوت نامہ لیکر لاہور حاضر ہوا تھا۔ [2] پشاور جاتے ہوئے اکوڑہ خٹک کے ریلوے اسٹیشن پر۔ (س)